106601 ـ 700 کا ہندسہ ڈائل کر کے مقابلہ میں حصہ لینا

سوال

700 کا ہندسہ ڈائل کر کے انعامی مقابلوں میں حصہ لینے کا حکم کیا ہے، اس کال کی قیمت عام کال سے زیادہ وصول کی جاتی ہے، اور اگر یہ انعام حاصل ہو جائے تو اس کا کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

700 کا ہندسہ ڈائل کرنے کے طریقہ سے جو انعامی مقابلہ بھی منعقد کیا جاتا ہے وہ صریحا قمار بازی اور جوا ہے اور یہ اس جوئے کی ایك جدید صورت ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں حرام قرار دیتے ہوئے شراب کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے جو ساری برائیوں کی جڑ ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آ جاؤالمآئدۃ (90).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے جوے اور قمار بازی کو بتوں، پانسے کے تیروں اور شراب کے ساتھ ملا کر ذکر کیا اور یہ بتایا ہے کہ یہ چاروں اشیاء شیطانی عمل ہیں، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے ان سے اجتناب کرنے کا حکم دیا اور کامیابی و نجات کو ان اشیاء سے اجتناب کے ساتھ معلق کیا ہے.

پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے ان وجوہات پر متنبہ کیا ہے جو خرابی پیدا کرتی ہیں اور اس میں حرمت کا تقاضہ رکھتی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

ان اشیاء سے اجتناب نہ کرنے والے اور ان چاروں کے رسیا لوگوں کےمابین شیطان حسد و بغض اور عداوت و دشمنی ڈال دیتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روکتی ہیں " انتہی.

دیکھیں: الفروسیۃ (308).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تو اس کے قائل ہیں کہ جوے کا فساد و خرابی تو سود سے بھی بڑی ہے، اس کی بیان کرتے ہیں کہتے ہیں:

" تو ظاہر یہ ہوا کہ (جوا) دو خرابیوں پر مشتمل ہے: ایك تو مال کا فساد ہے وہ اس طرح کہ باطل طریقہ سے مال کھایا جاتا ہے، اور عمل کی بھی خرابی ہے، وہ یہ کہ اس میں مال اور دل اور عقل کی خرابیاں پائی جاتی ہیں، اور اس کے ساتھ ایك دوسرے کے خلاف عداوت بھی، یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے علیحدہ علیحدہ منع کیا گیا ہے، مطلق طور پر حرام اور باطل طریقہ سے مال کھانا جائز نہیں، چاہے وہ مال جوے سے حاصل کردہ نہ بھی ہو مثلا سودی مال.

اور ہر اس چیز سے منع کیا گیا ہے جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے، اور ایك دوسرے کے مابین بغض و عداوت اور دشمنی پیدا کرے، چاہے وہ مال کھائے بغیر بھی ہو، اس لیے جب حرمت کے عظیم اسباب جمع ہو جائیں تو پھر جوا سود سے بھی زیادہ گناہ ہو گا، اسی لیے اسے سود سے بھی قبل حرام کیا گیا ہے....

جوے پر معاونت کرنا بالکل اسطرح ہے جس طرح شراب پر معاونت کرنا ہے، کیونکہ یہ گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی پر معاونت ہے، اور جس طرح شراب کی خرید و فروخت کر کے، یا شراب کشید کر کے، یا پھر شراب پلا کر معاونت کرنا حرام ہے؛ تو اسی طرح جوے پر بھی معاونت کرنا حرام ہے، مثلا جوے کے آلات فروخت کرنا، اور اجرت پر دینا؛ بلکہ صرف جواریوں کے پاس جانا اور وہاں ٹھرنا بالکل اسی طرح ہے جس طرح شراب نوشی کرنے والوں کے پاس جانا جائز نہیں... " انتہی مختصرا

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 237).

حقیقت میں جوا یہ ہے کہ خطرے کی راہ میں مال دینا، یا تو ادا کردہ مال سے زیادہ مال حاصل ہو، یا پھر جو مال ادا کیا ہے اس کا نقصان ہو اور خسارہ اٹھائے.

.

الماوردی رحمہ اللہ جوے کے متعلق کہتے ہیں:

جوا یہ ہے کہ جس میں داخل ہونے والا کچھ لینے والا بن جائیگا اگر اس نے لیا، یا پھر نقصان اٹھانے والا ہو گا اگر اس نے دیا " انتہی

دیکھیں: الحاوی الکبیر (15 / 192).

ان انعامی مقابلوں میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے، اس نمبر پر کال کرنے والا یا تو کال کرنے کی قیمت بھی کھو بیٹھتا ہے، یا پھر وہ اس انعامی مقابلہ میں کامیاب ہونے کی صورت میں کال کی قیمت سے زیادہ مبلغ حاصل کر لےگا.

اور جو ادارہ یا کمیٹی یہ (قمار بازی والے) انعامی مقابلے منعقد کراتے ہیں، اور انعامی مقابلوں میں شریك ہونے والوں کی امیدوں اور ان کے سپنوں کی تجارت کرتے اور انہیں دھوکہ دیتے ہیں، ان کے ذمہ دو قسم کے گناہ ہیں:

ایك گناہ تو برائی کو پھیلانے اور اس کی دعوت دینے کا ہے.

اور دوسرا گناہ لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال کھانا ہے، اور جو کوئی بھی اس انعامی مقابلے میں کچھ حاصل کرتا ہے وہ حرام ہے، اور ہر حرام پر پلنے والا جسم اور حرام سے تیار کردہ گوشت کے لیے آگ زیادہ حق رکھتی ہے، اس لیے مسلمان شخص کو اللہ تعالی کا خوف اور اس کا ڈر رکھتے ہوئے تقوی اختیار کرتے ہوئے اس طرح کے انعامی مقابلوں میں شریك ہونے سے اجتناب کرنا چاہیے.

اور جس نے بھی اس طرح کے مقابلوں میں کوئی انعام حاصل کیا اسے اس انعام کو نیکی کے کام میں صرف کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ان آخری ایام میں سڑکوں اور ڈیلی اخبارات میں اعلانات کیے جا رہے ہیں جن میں 700 نمبر پر کال کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے جو کچھ مخصوص کمپنیوں نے مقرر کر رکھا ہے، اور کال کرنے والا کسی دوسرے شخص کو کوئی گانا ہدیہ بھیج سکتا ہے، یا پھر اس نمبر پر کال کرنے والا انعامی مقابلے میں شریك ہو سکتا ہے.

یہ علم میں رہے کہ اس نمبر پر کال کرنے والے کو ٹیلی فون بل میں اس کال کی قیمت بہت زیادہ ادا کرنا پڑتی ہے اور بعض اوقات تو پانچ سے دس ریال فی منٹ بھی ہوتے ہیں اور انعامی مقابلہ کا سوال حل کرنے کے لیے کئی منٹ تك کال کرنا پڑتی ہے، سوال یہ ہے کہ:

اس طرح کی نئی سروس میں شرکت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

گانے سننے یا کسی دوسرے کو ہدیہ ارسال کرنے کے لیے کال کرنا جائز نہیں، کیونکہ گانے سننا اور حرام ہے، اس لیے کہ اس میں فتنہ و فساد اور اللہ کی راہ سے روکنا پایا جاتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے لقمان (6).

اور لہو الحديث: یعنی لغو باتیں یہ گانا بجانا ہیں، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما وغیرہ بیان کرتے ہیں.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کچھ لوگ ایسے آئینگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا حلال کر لینگے "

المعازف: آلات لہو یعنی ہر قسم کے گانے بجانے کے آلات کو کہتے ہیں.

يستحلون: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زنا اور شراب کے ساتھ ملایا ہے، اور بالاجماع یہ دونوں حرام ہیں، اسی طرح ریشم بھی مردوں کے لیے حرام ہے.

تو یہ گانے بجانے اور اس کےآلات کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، اس لیے کمپنی کو اس اعلان سے منع کرنا واجب ہے، اور اس برائی کا انکار کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہ باطل کی دعوت، اور لوگوں کےمابین برائی کی اشاعت، اور علی الاعلانیہ برائی کرنا ہے، اللہ تعالی سے سلامتی و عافیت کی دعا ہے.

اور اسی طرح مذکورہ انعامی مقابلوں میں شريك ہونا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ قمار بازی اور جوا اور لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال ہڑپ کرنا ہے.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان یہ ہے:

" انعامی مقابلہ صرف اونٹ گھوڑے اور تیراندازی کے علاوہ کسی اور میں نہیں "

السبق: کا معنی یہ ہے کہ مقابلہ میں انعام لینا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس سے منع فرمایا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی.

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ.

الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الغدیان.

الشیخ صالح بن فوزان الفوزان.

الشیخ احمد بن علی سبر المبارکی.

الشیخ عبد اللہ بن علی الرکبان.

الشیخ عبد اللہ بن محمد المطلق.

النصل: تیر کو کہتے ہیں.

اور الخف: سے اونٹ مراد ہے.

اور الحافر سے گھوڑا مراد ہے.

بعض اہل علم نے ان تین کے ساتھ ہر وہ چیز بھی ملحق کی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ اور نشر دین میں معاون ہو مثلا قرآن مجید اور حفظ حدیث اور فقہ کے انعامی مقابلے چنانچہ ان میں انعامات دینا جائز ہیں.

واللہ اعلم .